

عظمت و شان حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر

تحریری طعنے

نا قابل انکار دلائل کے ساتھ

نادر فرمان رنگین آفیٹ

ہدیہ : 1=00

علائے امت کا رنگین آفیٹ

متفقہ فیصلہ ہدیہ : 1=00

ہمارے نبی کی قبروں میں رنگین
جلوہ گرمی آفیٹ

ہدیہ : 1=00

ہمارے نبی کی مزار مقدس کی رنگین
زیارت پر بشارت آفیٹ

ہدیہ : 1=00

ہمارے نبی رنگین آفیٹ
ہمارے وسیلہ ہیں ہدیہ : 1=00

ہمارے نبی کے رنگین
آثار مبارک ہدیہ : 1=00

میدان قیامت رنگین
میں شان خمیونی ہدیہ : 1=00

ذرا بر رسالت کا آخری فرمان
نماز نماز نماز رنگین ہدیہ : 1=00

زیارت قبور رنگین
ہدیہ : 1=00

بیعت کرنا رنگین
ہدیہ : 1=00

اللہ کی رسی رنگین
ہدیہ : 1=00

انسان کا ہدیہ
سفر آخرت 1=00

سجدہ میں داخل ہونے رنگین
اور نکلنے کی مکمل دعائیں 1=00

تخلیٰ خیر و برکت رنگین
ہدیہ : 1=00

مرتبہ

پتہ

الحاج مولانا غلام نبی شاہ

نقشبندی مجددی قادری

سجدہ خانی پورہ

گلگتوے سکندر آباد - ۳

اسلامی کسٹڈیئر کے کمر شے

Acc. No. 382



مرتبہ
الحاج مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی
قادر علی مجددی

فرمائش محی ملت الحاج حضرت مولانا سید حنیف علی صاحب
ایڈوکیٹ

سرپرست مرکزی میلاد کیٹی آندھرا پردیش حیدرآباد۔

المشتر مجلس انتظامی مسجد سنی پورہ گنگسوی سکندریا
3 = 00 500003

اسلامی کردار کے کرم

اِنَّكَ لَعَلَّ خَلْقٍ عَظِيمٍ (قرآن) اے محبوب! بے شک آپ بہت ہی اعلیٰ اخلاق والے ہیں۔
 حُسنُ الخلقِ نصف الدین (حدیث) اچھے اخلاق آدھا دین اسلام ہے۔
 قرآن اور حدیث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی عظیم اور بلند دہالا اور اعلیٰ اخلاق والے ہیں۔ جو بھی آپ کے اخلاق اور بلند کردار کو دیکھتا یا سنتا وہ صدق دل سے آپ کا گردیدہ ہو کر اسلام کی آغوش میں آجاتا بلکہ آج بھی اُن کے اور اُن کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کردار کے تذکرے سن کر لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔
 جب سن کے صحابہ کی باتیں کفار مسلمان ہوتے ہیں پھر کوئی عبتا دے آقا کے کردار کا عالم کیا ہوگا
 اسی لئے آج کے ہزار ہا غیر مسلم پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ محبت خلوص و بے لاگ خدمت اور اعلیٰ کردار سے سارے عالم میں پھیل گیا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر یقین کا کرشمہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جہاد سے واپس ہوتے ہوئے راستے میں آرام کرنے کی خاطر ایک درخت سے اپنی تلوار لٹکا کر درخت کے سایہ میں آرام فرمانے لگے۔

ایک نجدی بدوی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سخت دشمنی رکھتا تھا جنگل میں ایک درخت کے نیچے تنہا سوتے ہوئے دیکھ لیا فوراً آپ پر تلوار اٹھادیا اور کہنے لگا کہ اے محمد! اب میں تم کو قتل کرنا چاہتا

**اللہ
حافظ ہے**

ہوں۔ بتاؤ کہ اب تم کو کون بچائیگا ؟ !!!

یہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی اطمینان اور سکون کے ساتھ اٹھ بیٹھے اور جلال آفرین انداز میں ارشاد فرمایا کہ تجھ کو اللہ بچائیگا ؟ !!!

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے جلالی انداز میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا کہ نجدی بدوی یکدم تھر تھرکا پنے لگا۔ جس کی وجہ سے اُس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی پس آپ اپنی تلوار ہاتھ میں لے لئے اور

نجدی بدو سے فرمایا، اے نجدی! بول اب تجھ کو کون بچائے گا!!؟
 نجدی بدو آپ کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ مجھے اب آپ کے سوا
 کوئی نہیں بچا سکتا۔ پس آپ نے اس نجدی کو معاف فرمادیا اور کہا جاہم نے
 تجھے معاف کر دیا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ رحم دلی دیکھ کر
 نجدی بدو آپ کے قدم بوس ہو گیا اور کہا۔

حضور: آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں پس مجھ ظالم کو
 معاف کر دیجئے اور مجھے اسلام میں داخل کر لیجئے یہ کہتے ہوئے اس نے
 کلمہ توحید کا اقرار کیا اور مسلمان ہو گیا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں کے ساتھ

نیک سلوک کا کرشمہ ہے!

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ رہنا تو نہیں
 تھا اور جب بھی کوئی غریب و نادار شخص اسلام قبول کرتا تو اس کی
 امداد کے لئے آپ کفار یا مشرکین سے قرض لے کر اس کی ضرورتوں کو پوری
 فرما دیا کرتے۔ بسا اوقات خود بھوکے اور پیاسے رہ کر بھی
 اسلام میں آنے والوں کی ہمدردی اور دلجوئی فرماتے۔

مشرک کی رسول دشمنی

ایک روز ایک مشرک ساہوکار ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرے بازار روک لیا
اور گلے میں رومال ڈالکر رومال کو بل دینے لگا
یہاں تک کہ رومال آپ کے گلے پر تنگ ہو گیا جس
کی وجہ سے آپ کے زبان مبارک سے بات بھی نہ نکلنے کے قریب ہو گئی۔
ایسی تکلیف دیتے ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا قرضہ
طلب کرنے لگا حالانکہ ادائی قرض کی مدت میں ابھی مزید ۲ دن باقی تھے۔
اتفاق سے اس طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا۔
جیسے ہی آپ نے ایک ظالم مشرک کو حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ انتہائی ظلم و زیادتی کرتے
ہوئے دیکھا تو یکدم آپ کو جلال آگیا اور اس کو قتل کرنے کے لئے تلوار
اٹھا دیئے اور بالکل قریب تھا کہ مشرک کا سراڑا دیتے پس ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے حضرت عمر کو روک دیا
ظالم مشرک اپنے سر پر حضرت عمر کی تلوار دیکھا تو مارے ہیبت کے بدحواس
ہو کر حقیر خضرت کا پنے لگا اور اس کے ہاتھ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے گلے میں ڈالا ہوا رومال چھوٹ کر گر گیا۔ اور آپ کے گلے میں ڈالا ہوا رومال
جیسے ہی ڈھیل ہوا آپ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اے عمر! تم کو اس
ساہوکار کو نہیں دھمکانا چاہیئے تھا کیوں کہ میں اس کا مقروض ہوں۔

قدرتی انتظام

پس تم اس کو دھمکانے کے جرنانے میں ایک تھیلہ گھسیں اس کے گھڑ بچا دو

پس ظالم مشرک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ
سلوک دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھا!

دل کی
دنیا بدل گئی

یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں

مجھ پر رحم کر دو! مجھ پر رحم کر دو! مجھ کو اپنا غلام بنا لو! یہ کہتے ہوئے
مشرک نے اسلام قبول کر لیا اور قرضہ بھی معاف کر دیا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

نرالی تبلیغ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس راستے سے مسجد کو تشریف
لیجاتے اُس راستے میں ایک یہود دن کا مکان تھا جو اسلام کی سخت دشمن تھی
جیسے ہی آپ اُس کے گھر کے سامنے سے گذرتے وہ آپ پر کچرا ڈالتی
اور آپ بالکل خاموشی سے اپنے بدن کا کچرا صاف کر لیتے اور چلے جاتے۔

یہود دن کی یہ ظلم و زیادتی دیکھ کر صحابہ کرام سخت مغموم

اور بے چین ہو جایا کرتے۔ ایک روز صحابہ کرام نے

عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنا راستہ بدل دیجئے

نبوت

کا جلال

تاکہ آپ کو تکلیف نہ ہونے پائے یہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو جلال آگیا اور آپ نے بلند آواز سے ارشاد فرمایا کہ
 واللہ ! اللہ کا رسول اپنا راستہ ہرگز نہیں بدلتا۔ بلکہ میں
 ظالم کا راستہ بدل کر ہی رہونگا۔

الغرض ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اُسی راستے سے تشریف
 لیجایا کرتے تھے۔ اور نہ یہودن ہر روز کچرا ڈالتے ڈالتے بیزار ہو گئی اور
 ایک روز نہ کچرا نہیں ڈالی۔

جس روز آپ پر یہودن کچرا نہیں ڈالی۔ پس آپ فجر
 کی نماز سے فارغ ہوتے ہی فوراً یہودن کے گھر
 پر پہنچا دشتک دیئے۔ یہودن سمجھ گئی کہ وہ محمد
 سے انتقام لینے کے لئے آئے ہیں۔ یہ سمجھ کر اندر سے

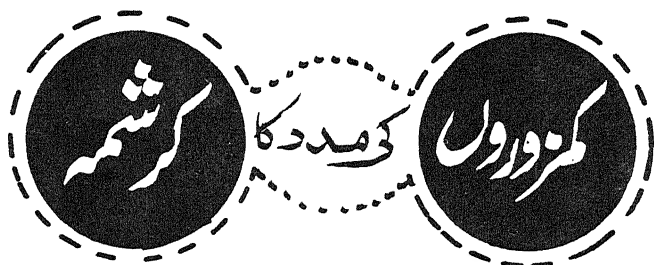
**زحمت کا
بدلہ
خدمت**

ہی پوچھنے لگی کہ کون ہو، وہ پاس تمہارا کیا کام ہے؟

آپ نے بڑی ہمدردی اور غمخواری کیساتھ فرمایا۔ بڑی بی
 آپکا مزاج کیسا ہے۔ آج آپ باہر کچرا نہیں پھینکے کہو کہ آپ کا مزاج
 ناساز تو نہیں ہے۔ اگر آپ تو میں حکیم کو بلا لاؤں اور آپ کی
 ہر طرح خدمت اور تیمار داری کروں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یہ خلوص خدمت
 کا پیش کش سنتے ہی ظالم یہودن کے دل کی دنیا بدل گئی۔ اُس کے
 دل کی دشمنی محبت میں تبدیل ہو گئی۔ فوراً دروازہ کھول کر آپ کے

قدموں میں گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو ہر روز دکھ اور تکلیف دیتی رہی ہوں۔ اور آپ میری ہمدردی اور خدمت کیلئے تشریف لائے ہیں۔ واقعی آپ اللہ کے سچے رسول ہیں یا رسول اللہ! مجھ کو معاف کر دو اور مجھے اپنی باندی بنالو۔ یہ کہہ کر یہود نے معہ خاندان کے مسلمان ہو گئی۔ !



ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز مکہ شریف سے باہر تشریف لیجا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ راستے میں ایک ضعیف بوڑھیا سامان کا گٹھا سامنے رکھے ہوئے کسی مزدور کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔ جیسے ہی آپ سامنے سے گزر رہے تھے کہ بوڑھیا نے پوچھا کہ بابا! کیا آپ میری مدد کرو گے؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں! ضرور مدد کروں گا یہ فرما کر آپ نے اُسکے سامان کا گٹھا اٹھالیا اور اُس بوڑھیا کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔

دشمن کی خدمت بوڑھیا کڑبت پرست تھی اور

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت دشمن تھی اور یہ نہ جانتی تھی کہ آپ ہی اللہ کے رسول ہیں، پس راستہ بھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہر طرح کی گستاخیاں کرتی رہی بلکہ گالی گلوچ بھی کرتی رہی لیکن آپ بوڑھیا کی بے جا اور تازیبا باتیں سنتے ہوئے چپ چاپ چل رہے تھے۔ بوڑھیا نے سمجھا کہ یہ مزدور نوجوان بھی اسلام کا مخالف ہے بہر حال سارا راستہ جی بھر کر گستاخیاں کرتی رہی جیسے ہی بوڑھیا کا گھر آگیا آپ نے سامان کا گٹھا اتار دیا، اور گٹھا کھول کر نہایت ہی ہمدردی اور سلیقہ سے اس کا سارا سامان اُسکے گھر میں جما دیا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سلوک سے بوڑھیا بے حد خوش ہو گئی اور دل کھول کر مزدوری دینا چاہتی تھی کہ آپ نے مزدوری لینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ کمزور دن اور ضعیفوں کی خدمت اور مدد کرنا میرا فریضہ ہے پس میں ابرت یا مزدوری ہرگز نہیں لوں گا۔ بوڑھیا یہ سنتے ہی جذبات سے بے قابو ہو کر بے ساختہ پکار اٹھی کہ خدا سے بہت بڑی غلطی ہو گئی کہ اُس نے محمد کو اپنا رسول بنالیا ہے۔ حقیقت میں تجھ کو اپنا رسول بنانا چاہیے تھا۔ یہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ، بڑی بی! میں ہی اللہ تعالیٰ کا رسول محمد ہوں!



ضعیف بوڑھیا یہ سنتے ہی خوشی سے چلا اٹھی کہ یا رسول اللہ !
میری گستاخیوں کو معاف کر دو مجھے اپنی باندی بنا لو یہ کہتی ہوئی بوڑھیا
کلمہ توحید کا اعلان کرتے ہوئے مسلمان ہو گئی !

بے سہاروں کا سہارا

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس رات میں معراج ہوئی
اُسی دن صبح کا واقعہ ہے کہ آپ مکہ شریف کی ایک گلی سے گزر رہے
تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک ضعیف باندی روتے ہوئے پریشان کھڑی
ہے پس آپ اُس کے قریب پہنچے اور رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔
ضعیف باندی نے کہا میں پانی لیجانے کیلئے آئی تھی میری ضعیفی کی
وجہ گر گئی اور میرا گھڑا ٹوٹ گیا۔ اور میرا مالک بڑا ظالم ہے۔ کھڑا ٹوٹنے
کی وجہ سے اب وہ مجھ کو بے رحمی سے بے تحاشہ مار پیٹ کرے گا میں بالکل
بے سہارا اور بے بس بوڑھیا ہوں اب کیا کروں اور کہاں جاؤں ؟

بے سہارا بوڑھیا کے بلبلانے پر ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوڑھیا کو تسلی دیتے
ہوئے فرمایا کہ بڑی بی ! پریشان نہ ہونا انشاء اللہ
تعالیٰ میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔ پس



ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نیا گھڑا خرید لیے اور پانی بھر کر خود اٹھالیے اور بوڑھیا کو ساتھ لیکر یہودی سردار کے گھر پہنچے، یہودی سردار باندی کیساتھ پانی کا گھڑا اٹھائے ہوئے آپ کو آتے ہوئے دیکھ کر حیران ہو گیا اور گھر کے اندر سے آسمانی کتاب تورات لا کر کھولا اور پڑھتے ہوئے آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو رات میں معراج ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مجھے رات میں معراج ہوئی ہے۔ پس یہودی سردار کہنے لگا کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ نبی آخر الزماں کو جب رات میں معراج ہوگی اُس کی صبح میں وہ ایک غریب اور ضعیف بوڑھیا کا بوجھ اٹھا کر سہارا دیں گے، یہ کہتے ہوئے یہودی نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی اور اپنے سارے گھرانے کے ساتھ مسلمان ہو گیا۔!

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

رحمت کا جواب رحمت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہتک دینے کی بد نیتی سے ایک مشرک سر مغرب آپ کے دولت خانہ پر آیا اور نہایت

مکاری کے ساتھ بڑی عاجزی کرتے ہوئے کہنے لگا کہ حضور ! میں ایک پروریسی مسافر ہوں اور دو دن سے بھوکا ہوں اور اس شہر میں رہنے کے لئے کوئی ٹھکانہ بھی نہیں ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی عاجزی اور بلبلاہٹ دیکھ کر فوراً اپنے حصّے کا کھانا کھلا دیئے اور خود بھوکے رہے اور اپنے کمرے میں اپنے بستر پر سلا دیئے اور خود بغیر بستر کے مسجد میں فرشِ خاک پر سو گئے۔ مکار، دغا باز اور فریبی مشرک آپ کے بستر پر رات بھر خوب بیٹھیں نہ سو گیا اور صبح اُٹھ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس بستر کو پورا غلیظ کر دیا اور باہر نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیران و پریشان دیکھنے کے لئے دور کھڑا ہو گیا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز ادا کر کے جیسے ہی اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ جس کافر کو یہاں بنا کر رکھا تھا وہ مکاری اور دغا بازی سے دھوکہ دیکر میرا بستر غلیظ کر دیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسکے دل کی مکاری اور دغا بازی کی گندگی کو دھو کر ہی رہوں گا۔

پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا بستر مبارک دھونے کے لئے سرے بازار بیٹھ گئے۔ صحابہ کرام سے یہ منظر دیکھا نہ گیا اور عرض کیا۔

یا رسول اللہ ! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں

رحمت
کی انتہا

ہم غلاموں کو آپ کا بستر مبارک دھونے کی اجازت دیجئے یہ سنتے ہی آپ کو جلال آگیا اور ارشاد فرمایا نہیں نہیں!! میرا بستر خود میں ہی اپنے ہاتھوں سے دھوؤں گا۔ تم نہیں جانتے کہ میرا دھونا اور ہے اور تمہارا دھونا اور ہے یہ فرماتے ہوئے آپ اپنا بستر دھونے لگے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے بستر مبارک

سے غلاظت کے دور کرنے کے منظر کو دیکھ کر ظالم

مشرک باد آرز بلند قہقہہ مار کر ہنسنے لگا یہ دیکھ کر



آپ نے نہایت محبت اور مٹناری سے فرمایا۔ بھیا

مجھ کو معاف کر دے افسوس کہ مجھ سے بہت بڑی بھول ہو گئی۔ میں نے تجھ کو کھلایا پلا یا اور سلایا لیکن تجھ کو اجابت کرنے کا مقام نہ بتلایا۔

جس کی وجہ سے تجھ کو بہت تکلیف ہو گئی کہ بستر پر ہی تیری اجابت نکل گئی بھیا! تو مجھے معاف کر دے۔ ظالم مشرک جیسے ہی آپ کی زبان مبارک سے معافی کے الفاظ سنا یکدم اس کے دل کی دنیا بدل گئی اور دھاڑیں

مار مار کر روتے ہوئے عرض کیا۔

یا سِر سول اللہ! میں آپ کو تکلیف پہنچا نیکا پورا پورا

سامان کر دیا اس کے باوجود آپ مجھ سے معافی طلب فرما رہے ہیں۔

اے اللہ! میں کتنا بے رحم ظالم ہوں۔

یا رسول اللہ! اللہ! مجھ پر رحم کر دو! مجھ پر

کرم کر دو!! اور مجھے معاف کر دو!!! اور مجھ کو اپنی غلامی میں داخل کر لو۔ یہ کہتے ہوئے رونے لگا اور آپ کے قدموں میں گر پڑا اور مسلمان ہو گیا۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی

شاہکاش مساوات

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، بیت المقدس کو پہنچنے کے جنگل سے آزاد کروانے کی مہم کیلئے مدینہ منورہ سے اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ کے ساتھ آپ کا ایک خادم (غلام) بھی تھا۔
حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں کے ساتھ بڑے انصاف اور خلوص کے ساتھ پوری پوری رواداری اور مساوات کا سلوک کیا کرتے تھے۔

جیسے ہی بیت المقدس کی طرف سفر کا آغاز ہوا ایک منزل تک آپ اونٹ پر سوار ہوتے اور آپ کا غلام اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتا پھر جب دوسری منزل شروع ہوتی تو آپ اپنے غلام کو اونٹ پر سوار

**غلام
اور
آقا**

کر دیتے اور خود اونٹ کی نیکیل پکڑ کر چلتے۔

اسی طرح باری باری سے اونٹ پر سوار ہو کر جب بیت المقدس کے قریب آخری منزل پر پہنچے تو آپ کے غلام کے سوار ہونے کی باری آئی۔ غلام نے اپنے آقا اور امیر المومنین حضرت سیدنا عرضی اللہ عنہ کی ہزار ہزار عاجزی کی لیکن آپ نے ایک بے بسی اور جلال آفریں انداز میں اپنے غلام کو حکم دیکر اونٹ پر بٹھالیا۔ اور خود نیکیل پکڑ کر بیت المقدس کے سامنے پہنچے۔

بیت المقدس کے قلعہ کے تمام یہودی اور راہب سخت حیران تھے کہ امیر المومنین حضرت عرضی اللہ عنہ کون ہیں؟ بار بار دریافت کر رہے تھے کہ مسلمانوں کے سردار کون ہیں؟ بالآخر یہ خبر پھیل گئی کہ اونٹ کی نیکیل پکڑ کر اپنے غلام کو اونٹ پر سوار کروا کر تشریف لارہے ہیں۔

یہ دیکھتے ہی بیت المقدس کے تمام راہبوں نے اعلان کر دیا کہ بیت المقدس کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں کیوں کہ اب ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور تواریت میں لکھا ہوا ہے کہ نبی آخر الزماں کا جانشین



جس وقت اونٹ کی نیکل پکڑ کر بیت المقدس کے سامنے آجائے
تو اُن کے لئے سارے دروازے کھول دیئے جائیں اور بیت المقدس
اُن کے حوالے کر دیا جائے پس بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے
کر دیا گیا۔

اسلامی لشکر جیسے ہی بیت المقدس میں فاتحانہ

حیثیت سے داخل ہوا یہودی عورتیں نیم برہنہ ہو کر

مسلمان فوجیوں کے سامنے آ گئیں۔ لیکن امیر المومنین

نے فوج کو حکم دیا کہ سارے فوجی اپنی اپنی نظریں بالکل

نیچی کر لیں۔ پس سارا لشکر اپنی نظریں نیچی کئے ہوئے۔ چل رہا تھا۔ جس کی

وجہ سے تمام یہودی عورتیں مسلمانوں سے آنکھیں ملانے کیلئے نرس گئیں۔

بالآخر مسلمانوں کی مساوات، دواداری، نیک نفسی اور شرم و حیاء کے

مظاہروں سے بیت المقدس کے ہزار ہا یہودی اور بڑے بڑے راہب

بھی مسلمان ہو گئے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ جو تورات کے بہت

بڑے عالم تھے وہ بھی اسی دن مسلمان ہوئے۔



طاں کی شریعت میں فقط مستی گفتار و صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال

وہ مرد مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو

یہ جس کی رگ و پے میں فقط مستی کردار

اقبال

حضرت سیدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کا

نادر جہاد

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ پر ایک مشرک یکایک حملہ آور ہو گیا وہ چاہتا تھا کہ آپ کو شہید کر دے لیکن بفضلِ خدا آپ نے اس پر قابو پا لیا اور اس کو پچھاڑ دیا اور اس کے سینہ پر سوار ہو کر اپنے جگر سے اس کو داخل جہنم کرنا ہی چاہتے تھے کہ یکایک مشرک آپ کے مقدس چہرے پر تھوک دیا جیسے ہی آپ کے چہرے پر تھوک دیا آپ نے اُس مشرک کو غصہ سے قتل کرنے کے بجائے زندہ چھوڑ دیا۔ حضرت علی شیر خدا کے اس عمل سے مشرک کو بڑا تعجب ہوا اور سو نہنچنے لگا کہ منہ پر تھوکنے کی وجہ سے غصہ میں آکر میرے تھوٹے تھوٹے کر دینے کے بجائے حضرت علی نے ٹھکڑا زندہ چھوڑ دیا۔ اسی تعجب کے ساتھ وہ حضرت علی کے پیچھے پیچھے جا کر دریافت کیا کہ اے علی! تم نے

مشرک
مسلمان
ہوا

جھکو قتل کرنے کے بجائے کیوں چھوڑ دیا؟
آپ نے فرمایا کہ پہلے جو میں تجھ سے لڑ رہا تھا وہ
خالص اللہ تعالیٰ کے لئے لڑ رہا تھا اور جب تو نے تجھ
پر تھوک دیا تو میرے نفس کو غصہ آگیا پس میرے
جہاد فی سبیل اللہ میں میرا نفس بھی شریک ہو گیا پس میں جہاد میں اپنے
نفس کو شریک کرنا نہیں چاہتا۔

اس لئے میں نے تجھ کو چھوڑ دیا۔ یہ سنتے ہی وہ مشرک
حیران ہو کر سو نہنے لگا کہ اسلام میں کس قدر اخلاص ہے اور مسلمانوں
کے کیسے اعلیٰ کردار ہیں۔

بالآخر مشرک اپنے شرک سے توبہ کر کے حضرت سیدنا
علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک پر مسلمان ہو گیا۔

مرکز مہاراشٹر

حضرت علامہ الحاج مولانا مفتی

محمد تراب الدین صدیقی صاحب

1-8-596 VISAVANAGAR

NANDED

PIN. 431604

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے

صبر و تحمل کا کرشمہ

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا زمانہ تھا آپ کی ذرہ بکتر (جنگ لباس) چوری ہو گئی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد بزرگوار کی ذرہ بکتر کو ایک یہودی کے پاس دیکھا اور ابا جان کو اطلاع دیدی۔

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ خلیفۃ المسلمین ہونے کے باوجود اسلامی عدالت میں درخواست پیش کر دیئے۔ قاضی صاحب نے یہودی کو نوٹس جاری فرمایا۔

پیشی مقرر ہوئی ایک طرف خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہیں اور دوسری طرف یہودی ذرہ بکتر لے کر کھڑا ہوا ہے۔



قاضی صاحب نے خلیفۃ المسلمین سے سوال کیا کہ یہ ذرہ بکتر آپ کی
ہی ہے کہہ کر کیا ثبوت ہے آپ اس کے متعلق گواہ پیش کیجئے؟

خلیفۃ المسلمین نے فرمایا کہ یہ ذرہ بکتر میری ہی ہے اور یہ میرا بیٹا
گواہ ہے۔ قاضی صاحب نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی گواہی
کو یہ کہتے ہوئے رد کر دیا کہ باپ کے معاملہ میں بیٹے کی گواہی قابل قبول
نہیں ہے۔ پس قاضی صاحب نے ذرہ بکتر کو یہودی کے حوالہ کر دیا۔

اسلامی عدالت کا فیصلہ سنتے ہی خلیفۃ المسلمین

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے صاحبزادے

دونوں کے دونوں صبر و تحمل کے ساتھ نہایت خوشی

اور خاموشی کے ساتھ اپنے دولت خانہ کو واپس

جا رہے تھے! ایسے میں کیا دیکھتے ہیں کہ یہودی بھی آپ لوگوں کے
پیچھے پیچھے آ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے پاس کیوں آ رہے ہو؟

جاؤ اسلامی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں یہ ذرہ بکتر تمہاری ہی
ہو گئی ہے۔ چور یہودی جب خلیفۃ المسلمین کی زبان سے جیسے ہی یہ

الفاظ سنا فوراً آپ کے قدموں میں گر پڑا اور نہایت عاجزی سے عرض
کرنے لگا۔ حضور! یہ ذرہ بکتر آپ کی ہی ہے میں بڑا ظالم اور قصوداً

ہوں۔ للہ! مجھے معاف کر دو آپ خلیفۃ دقت ہونے کے باوجود
آپ نے مجھ کو صبر و تحمل کا کرشمہ دکھایا۔ جس سے میرے دل کی دنیا



بدل گئی اور میرا دل اسلام کی صداقت سے معمور
ہو گیا ہے۔



اللہ ! مجھے معاف کر دو ! اور مسلمان بنالو !!
حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، مسکراتے ہوئے یہودی
کو معاف فرمادیا اور مسلمان بنا دیئے اور پھر اپنی ذرہ بکتر بھی اُس کو
عطا فرمادیئے۔ جب یہودی مسلمان ہو کر گھنہ پنپا اور اپنی آپ بیتی
اپنے گھر والوں سے سنایا تو سارے خاندان کے لوگ صہدق دل سے
توبہ کر کے داخل اسلام بن گئے۔

پڑوس سے سلوک کا کس شمعہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پڑوس
میں ایک غیر مسلم گویا رہتا تھا۔ جس کے دل میں اسلام سے دشمنی بھری
ہوئی تھی۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شب بیداری میں خلل
ڈالنے کے لئے شراب پی کر رات تمام ڈھول پیٹتے بیٹھتا اس کے
باوجود آپ نے کبھی کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔





حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ، صبر و تحمل سے بالکل

خاموش رہے حالانکہ یہ اسلامی حکومت کے عروج کا

زمانہ تھا۔ ایک رات میں پولیس گشت لگاتے ہوئے

آپ کے محلے میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک شخص دو بجے

رات کو ڈھول پیٹھ پیٹھ کر لوگوں کی نیندیں حرام کر رہا ہے۔ پس پولیس والوں! اُس گویے کو پکڑ کر لے گئے۔ پولیس ٹاؤن میں بند کر دیا۔

دوسرے روز جب رات میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نماز تہجد ادا کرنے کیلئے اُٹھے تو محسوس فرمایا کہ پڑوس سے ڈھول کی آواز نہیں آرہی ہے۔ پڑوسی شاید بیمار ہو گیا ہو گا فجر کی نماز ادا کرتے ہی آپ اپنے پڑوسی کی مزاج پُرسی کیلئے پہنچے تو اُس کی بیوی نے رو رو کر کہا کہ رات میں اُس کو پولیس والے پکڑ لے گئے اور ٹاؤن میں بند کر دیا۔



حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ، فوراً پولیس

اسٹیشن پہنچے جہاں یہودی گویا قید کیا گیا تھا۔

گویا آپ کو پولیس اسٹیشن میں داخل ہونے ہوئے

دیکھ لیا اور سخت پریشان ہو گیا کہ اب وہ میری

نصیحت کر کے جیل بھجوا دیں گے چونکہ میں اُن کو ہر روز راتوں میں

ڈھول پیٹھ پیٹھ کر اُن کو تکلیف پہنچا کرتا تھا۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ، پولیس اسٹیشن پہنچ کر انسپکٹر

کو اپنی ضمانت پیش کر کے گویئے کو باعزت رہا کرنے کی درخواست

دیدیتے۔ پولیس والوں نے آپ کی ضمانت پر

گوئے کو باعزت رہا کر دیا جیسے ہی گویئے کو

معلوم ہوا کہ حضرت امام اعظم میری شکایت

کرنے نہیں آئے بلکہ مجھ کو اپنی ضمانت پر قید

سے چھڑا کر احسان کرنے کیلئے تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ میں اُن کی

نیند حرام کر کے تکلیف دیتا رہا اس کے باوجود آپ مجھ پر بے انتہا احسان

فرما رہے ہیں یہ خیال کرتے ہوئے گویا جیسے ہی قید سے باہر نکلا حضرت

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قدموں پر گر پڑا اور معافی مانگنے لگا اور

عرض کیا حضور میں عمر بھر کیلئے آپ کا غلام ہوں پس مجھے مسلمان بنا دیجئے

آپ نے اس کو کلمہ توحید پڑھا کر مسلمان کر دیا۔

گویا جب گھر آیا اور اپنی بیوی بچوں سے اپنا ماجرا سنایا تو سارے

گھر والے بھی مسلمان ہو گئے، اور عاملِ قرآن بن گئے!

احسان
کریا

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے

گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

اقبال

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی پہچانی کا کرشمہ

ابو محمد محی الدین حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے بچپن میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قصبہ جیلان سے شہر بغداد کو ایک قافلے کے ساتھ پیدل سفر فرما رہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے سارے قافلے کو لوٹ لیا۔

ایک ڈاکو آپ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ اے بابا! کہو تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا ہاں میرے پاس ۴۰ اشرفیاں ہیں۔ ڈاکو نے آپ کی جامہ تلاشی لی لیکن اس کو اشرفیاں نہ مل سکیں تو ڈاکو آپ کو اپنے سردار کے پاس لیجا کر شکایت کرنے لگا کہ اے ہمارے سردار! یہ لڑکا جھوٹ بول کر تجھ سے مزاح کر رہا ہے۔ ڈاکو سردار نے آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ کیوں بچے جھوٹ کہتے ہوئے ہم سے مزاح کرتے ہو۔ یہ سنتے ہی

سایح کو
آپ صح نہیں

آپ نے جلال میں آکر فرمایا کہ نہیں نہیں! ہم جھوٹ نہیں بولتے اور مزاح بھی نہیں کرتے سردار نے کہا تو پھر ۴۰ اشرفیاں کہاں ہیں؟! آپ نے اپنا بغل پھاڑ کر ۴۰ اشرفیاں دکھادیں۔ ڈاکو سردار نے قہقہہ لگا کر کہا ارے بابا! اگر ایک جھوٹ کہہ دیتے تو تم کو ہم اشرفیاں بچ جاتیں۔

یہ سنتے ہی پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ کو اور بھی جلال آگیا اور کڑک کر فرمایا کہ نہیں نہیں! ہم ہرگز جھوٹ نہیں بول سکتے۔ کیوں کہ ہم سے ہماری ماں نے عہد لیا ہے کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولا کرو۔

سچائی کا
کوشش

اے ڈاکو سردار! کان کھول کر سن لے! جان جائے لیکن امی جان کی بات نہ جائے!! آپ کی زبان ولایت سے ڈاکوؤں کے سردار نے جیب یہ بات سنی تو اس کے دل پر صداقت کی چوٹ لگی اور کہنے لگا کہ ایک معصوم بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے عہد پر اس قدر مضبوطی سے قائم ہے لیکن میں ۸۰ سال کی عمر کو پہنچ گیا لیکن! میں اپنے رب سے کئے ہوئے عہد پر قائم نہیں ہوں یہ کہتا ہوا ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے چیخ چیخ کر توبہ کرنے لگا توبہ! توبہ!! توبہ!! اے اللہ! اے کریم آقا!! اے غفور الرحیم!!

ڈاکوؤں
کی توبہ

مجھ گنہگار کو معاف کر دے !

الغرض ڈاکوؤں کا سردار روتا ہوا پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں پر گر پڑا اور کہا۔

بابا ! تم کو گواہ رکھ کر میں توبہ کرتا ہوں اور تم بھی میری مغفرت کیلئے دعا کر دو ... یہ سنتے ہی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

اے اللہ ! اے ستارہ غفار !! ہم سب تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اے رحمن و رحیم آقا ! تجھ سے پچھڑے ہوئے تیرے بندے تیری رحمت کے طلب گار ہیں۔ تیری رحمت کو آواز دے رہے ہیں۔ پس سارے توبہ کرنے والوں پر رحم و کرم فرما دے۔

رحمتہ اللعالمین کا صدق و طفیل ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ آپ کی اس پُراثر دعا پر سارے ڈاکو رورو کر آئین آئین کہہ رہے تھے کہ جیسے ہی دعا ختم ہوئی ڈاکوؤں کا سردار باواز بلند اعلان کر دیا کہ اے میری فوج کے لوگو ! میں آج سے ظلم و زیادتی اور ڈکیتی سے توبہ کر چکا ہوں۔ اب تم لوگ کسی اور کو اپنا سردار بناؤ یہ سنتے ہی سارے ڈاکو ایک زبان ہو کر کہنے لگے۔ حضور ! آپ ہماری ڈکیتی میں مردار تھے تو توبہ کرنے والوں میں بھی ہمارے سردار ہو لہذا ہم سب بھی آپ کے ساتھ ڈکیتی اور لوٹ مار سے توبہ کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے۔ سارے ڈاکو صدق دل سے تائب ہو گئے۔

تَدَبُّرُ حُكْمَتِ سِیَاسَتِ فَرَسْت

کرامات کے کرشمے اور

حضرت ابیخ سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ جب اجمیر شریف (ہندوستان) تشریف لائے تو دیکھا کہ ہر طرف ہندوستان میں بت پرستی کا بول بالا ہے اور ساری قوم اونچی نیچی کئی ذاتوں میں بٹی ہوئی ہے اور چھوٹ چھات کا اس قدر زور ہے کہ کئی طبقوں کے لوگوں کو بیخ قوم قرار دیکر ذلیل و خوار سمجھا جا رہا تھا۔ الغرض ساری ہندوستانی قوم ایک دوسرے سے بری طرح بچھڑی ہوئی تھی۔

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں قدم رکھتے ہی ساری انسانیت کو اسلامی مساوات کا سبق دیتے ہوئے پست کردہ اور دور کردہ

کر دیا
کرشمہ

اقوام کو اپنے دسترخوان پر جمع کرنا شروع فرما دیا جیسے بچھڑی ہوئی قومیں آپ سے قریب ہوئیں آپ نے خوری اُن کو توحید

رسالت کا پیغام دیا جس کو ہندوستانی قوم نے بسر و چشم قبول کر لیا۔
 اعلیٰ ذات کے ہندو اور حکمرانوں نے آپ کے ساتھ ہر طرح کی
 مخالف، مزاحمت اور دشمنی کرنے لگے اور بسا اوقات آپ پر قاتلانہ
 حملے بھی کئے گئے حتیٰ کہ آپ پر جادو، ٹونہ، مکر چکر اور فوج کشی بھی
 کر چکے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر طرح سے مدد اور حفاظت فرمائی اور
 آپ ہر مخالفت کا بڑی ہمت، جرأت، حکمت و سیاست اور
 خداداد فراست و کرامت کے ذریعہ سارے دشمنان اسلام کو منہ
 توڑ جواب دیتے رہے آخر کار جادو گروں کی پوری فوج اپنے سروا
 جئے پال جوگی کیساتھ اسلام قبول کر لی۔

جیسے ہی ہندوستان کا سب سے بڑا جادوگر
 اپنی تمام جماعت کے ساتھ مسلمان ہو گیا اور
 عبدالرحمن نام رکھ لیا پس سارے ہندوستان
 میں اسلام کی عظمت و صداقت اور مساوات کا

اسلام کا
 بول بالا

غلغلہ مچ گیا۔ سارے ہندوستان کے کونے کونے سے کئی اونچی
 نیچی ذات والے ہزاروں کی تعداد میں آکر اپنی خوشی سے اسلام میں
 داخل ہو کر بھائی بھائی بننے لگے اور بت پرستی اور چھوٹ چھوٹ
 کی رسومات مٹنے لگیں۔ تاریخ ہند میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت خواجہ
 معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے تہا دست مبارک پر

۹۹ لاکھ غیر مسلم اسلام قبول کئے اس کے ساتھ ہی ہندوستان کے
کونے کونے میں آپ کے خلفاء پھیل گئے اور ہر طرف اسلام کا بول
بالا ہو گیا۔

اسلامی سارے عالم میں کردار کے آج بھی جاری سائیں

آج کی چمکتی و مکتی رنگا رنگ دنیا میں ہر حکومت اور ہر قطعہ
زمین پر اسلامی کردار اپنا اعجاز دکھا رہے ہیں اور لوگ اسلامی کردار
کو دیکھ دیکھ کر اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں۔

آج کی دھڑکتے ہوئے دنیا میں
بھی مسجدیں پورے سکندریہ آباد ہیں کئی انسان
اسلام کی روشنی میں آ رہے ہیں۔ کوئی اسلامی

مسجدیں پورے سکندریہ آباد

مسادات سے متاثر ہو کر آگیا اور کوئی توحید الہی سے متاثر ہو کر
آگیا ہے۔ کوئی تو دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے
مثال فرامین کا قائل ہو کر آگیا ہے۔ مثلاً ہر نیشلی چیز حرام ہے ○ پڑوسی
کا بھی حق ہے۔ ○ ہم سب ایک باپ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں

ہر کام کا اوسط درجہ اچھا ہوتا ہے وغیرہ۔
 خبردار! آج کا انسان قول سے متاثر نہیں ہوگا۔ بلکہ عمل سے
 متاثر ہوگا۔ پس مندرجہ بالا احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پر مصلیانِ مسجد سنی پورہ میں سے بعض عاشقانِ توحید و رسالت صدق
 دل سے عمل پیرا ہو کر اپنے برادرانِ وطن کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ
 بن گئے۔ جس کو دیکھ کر لوگ اسلام کی روشنی میں آرہے ہیں اور
 آتے رہیں گے۔

الحمد للہ کہ شہر حیدرآباد کے کئی علماء و مشائخین
شہر حیدرآباد کرام کے دربار میں آج بھی لاتعداد غیر مسلم اسلام کے
 دائرے میں داخل ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ سب کے سب اسلامی
 کردار کے ہی کرشمے ہیں۔

ہندوستان کی تازہ تاریخ ہے کہ اسلامی مساوات
 کے کرشموں سے متاثر ہو کر ہزار ہا کی تعداد میں
 لوگوں نے اسلام قبول کیا اور کر رہے ہیں۔ بلکہ
ہندوستان بعض علاقوں میں ایک ایک قصبہ پورا داخل اسلام ہو گیا اور طرقتا
 یہ دیکھنے میں آ گیا کہ ہمارے اپنے ہندوستان میں جو لوگ مسلمان
 ہو گئے وہ علی میدان میں ہم قدیم پرانے اور ٹھیکدار مسلمانوں سے
 کئی قدم آگے بڑھ کر داعیِ اسلام بن گئے۔

سعودی عرب

الحمد للہ کے فیقر کے فرزند ارجمند عزیزم محمد سمیع الرحمن
طلوع عمرہ کے دستِ حق پرست پخص سعودی عرب
میں اسلامی پردہ اور اسلامی مساوات اور اخوت
سے متاثر ہو کر لوگ اسلام قبول کئے جس کا باضابطہ حکومت کی طرف سے
صدائق نامہ جاری ہوا ہے۔

پس سعودی عرب میں بھی اقطاے عالم سے آئے ہوئے غیر مسلم
بھائی بھی اسلامی کردار سے متاثر ہو کر خوشی خوشی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں
آج کی دنیا کی بہت بڑی حکومت (SUPER POWER)
نے اپنے شہروں میں کالے اور گورے امریکی شہریوں
کو ایک ٹیبل پر جمع کرنے کے لئے بے حساب دولت
خرچ کر کے مفت کھانے اور پینے کا انتظام کیا تاکہ
کالے اور گورے امریکی کم از کم تھوڑے وقت کیلئے ہی سہی ایک جگہ
جمع ہو جائیں۔ لیکن کالے اور گورے امریکی ایک ٹیبل پر بیٹھنا تو کجا ایک
(موٹر) بس میں بھی سوار نہ ہو سکے۔

اسلام زندہ باد

الحمد للہ کہ جب مسلمان امریکہ میں پہنچے تو دیکھا
گیا کہ کالے اور گورے امریکی باشندے اسلام کے
ناٹے ایک صف میں کھڑے ہو کر مونڈھے سے مونڈھے
لگاتے ہوئے دل سے دل ملا کر ایک مسجد میں اور ایک اسی صف میں

کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں اور ایک دسترخوان پر بیٹھ کر بلکہ ایک رکابی میں کالے اور گورے مسکراتے ہوئے کھانا کھا رہے ہیں۔
 باوجود ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اسلامی مساوات کے
 ان مناظر سے متاثر ہو کر حکومت امریکہ کے بعض خضیہ پولیس (سی۔ آئی۔ ڈی)
 کے لوگ بھی اسلام کی آغوش میں آ گئے۔

الحمد للہ کہ امریکہ کے علاقوں میں اسلامی کردار کی بنیاد پر اسلام
 کا بول بالا ہو رہا ہے۔

سنا گیا ہے کہ سویٹ یونین (روس) میں بھی
 اسلامی تعلیمات کو امن و سلامتی اور بے مثال
 مساوات کی تعلیمات قرار دے کر ہزار ہا مسجدوں
 کو کھول دیا گیا ہے اور الحمد للہ کہ اب بے جھجک



ذان اور نماز باجماعت ادا ہو رہی ہے اور لوگ اسلامی
 تعلیمات کے قریب آ رہے ہیں اور مسلمانوں کے کردار کو غور سے
 دیکھ رہے ہیں۔

آج کی بے چین دہائی میں دنیا میں اسلامی
 کردار کو خلوص سے پیش کر دو۔ اور اسلام کا
 اعجاز دیکھ لو۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
 مشرق و مغرب میں تیسرے دور کا آغاز ہے

